Title — Ganga (EK Qaumi Nagm)

Creator - Mohammad Abu Al Hasan Siddique Baseer

Publisher - Nizami Press (Badaun)

Date - 1938

Pages — 11

Subject — Urdu Shayari - Nagmein

گنگا

ایک قومی نظم

(نیچرل پیرایہ میں)

محمد ابوالحسن صدیقی بصیر

بدایونی

مطبوعہ نظامی پریس بدایوں

(محمد حمید الدین پرنٹر)

قیمت ۱/

فطرتی۔ اور دُنیا!

زیرِ طبع

(چودھری محمد ابوالحسن صدیقی بی اے ایل ایل بی (علیگ) ایم آر اے ایس (لندن) ایڈووکیٹ بدایوں کے

جدّت طراز قلم سے)

ایک جدید سیارہ کے عجیب ترین حالات وہاں کے ایک باشندہ سے تحیّر انگیز

طریقہ پر ملاقات و اس سے نہایت دلچسپ سبق آموز تبادلہ خیالات

اُردو زبان میں ایک نیا اضافہ

دلچسپ اور رقت خیز مکالمے!! انوکھا تخیّل!! نرالا مضمون!!!

فسانہ کی صورت میں ——— بالکل اوریجنل!

زبان شُستہ ——— فلسفہ نیا ——— خیالات ارفع!

اعلیٰ معلومات کا ذخیرۂ پلاٹ اس درجہ دلکش و دلچسپ کہ بغیر ختم کیے کتاب ہاتھ سے نہیں چھوٹ سکتی

طباعت اعلیٰ اور دیدہ زیب کاغذ نہایت نفیس، حجم تقریباً ایک سو بیس صفحات، ٹائٹل پیج رنگین مطلا

مع تصویر بلاک قیمت صرف ایک روپیہ ایک ماہ بعد مصنف سے طلب کیجیے اور اصلی دنیا کو دوسرو

کی عینک سے دیکھیے اس ماہ میں جو فرمائشات آئینگی اُن سے قیمت میں پچیس فی صدی رعایت ہوگی۔

تہدیہ

اُس تیرہ باطن قوم کے نام پر جو قدرتی اتصال کی اس بدیہی مثال سے بھی اتحاد و اتفاق کا سبق نہیں لیتی

نومبر ۱۹۳۸ء

الداعی الی الخیر ۱۸

محمد ابو الحسن صبیر صدیقی

اڈووکیٹ بدایوں

ج موّاجی پہ کچھ شاعری کی ہے طبیعت رواں — سلکِ دُر لے سخن میں ہے جت گہر فشاں

بشمۂ فکرِ معانی بڑھ کے پہنچا لامکاں — جس کی اک اک موج میں ہیں لاکھ بحرِ بیکراں

سامنے اپنے ہے آب و رنگ گنگا کی فضا

آہ! جنت کی فضا ہے یا ہے گنگا کی فضا؟

ہے کہ ہے تو آئینہ دارِ جمالِ دشت و باغ — ہے کہ تجھ سے ہند کی دنیا بنی جنت کا باغ

بحرِ اقیانوس کی موجوں کا تو چشم و چراغ — دائمی گردش میں مثلِ روز و شب تیرا ایاغ

یوں ہی اپنے فیض سے گیتی کو تو سیراب کر!

سرزمینِ ہند کی کھیتی کو تو شاداب کر!

ہاں بنا دے ہند کے میداں کو تو رشکِ جناں　　　یوں ہی کرتی رہ ہرے سے دشت میں اٹھکیلیا

چاندنی شب میں کوئی دیکھے تری خوش فعلیاں　　　وہ سکوتِ شب میں پانی کی ترنم ریزیا

تیری موجوں سے ہیں ہم آغوش کرنیں نور کی

یا تلاطم خیزیاں بہتے ہوئے بلور کی؟

جھٹپٹے میں صبح کے قبلِ طلوعِ آفتاب　　　رشتے انور پہ تیرے کہرے کی ہوتی ہے نقاب

جب شعاعِ مہر سے ہوتے ہیں کچھ رنگیں سحاب　　　سطح پر تیری بجائے آب آتا ہے شہاب

یہ شہابی رنگ بھی ہے کوئی دم کا مہمال

اب ہوا جاتا ہے آئینہ کا آبِ رواں

دیدنی ہے وہ بھی منظر اس سہانے وقت کا　　　شعلے رو دیتے ہیں پانی میں جب آتش سی لگ

صبح کے اشنان سے کے پاپ دھوتا ہے بہا　　　تیرے جل میں آتشِ حسن رہائی ہے جلا

آتش رخ شمع رویوں کی ہے تیرے آب پر

یا سنہری مچھلیاں ہیں تیرتی سیماب پر؟

لہر کو جب مچلتی ہیں شعاعیں آب پر — سطح پر بکھرے ہوئے الماس آتے ہیں نظر!
صدف کے بطن سے اوپر نکل آئے گہر! — قدرتی کھیتی ہیں یا پگھلا ہوا ہے سیم و زر

نیچے ہے گنگا ہی گنگا اور اوپر آفتاب
دونوں قدرت کے مظاہر اک حرارت ایک آب!

آج بری لہروں و شعاعوں میں ہے باہم اک جدال — اک ہے وحدت کا ہیں منبع اک حرارت کا کمال
جسم پاتی ہیں لہریں کرنوں کو کریں اپنی مثال — اور شعاعیں اپنے قالب میں انھیں لیتی ہیں ڈھال

آتش خور معتدل بنتی ہے وادی میں تری!
حرقت دل مشتعل ہوتی ہے وادی میں تری!

ہے ظلمت شب جبکہ اس عالم کو لیتی ہے چھپا — دیدنی ہوتی ہے تاریکی میں بھی تیری فضا
بحرا و کشتیاں ہیں ادھر کچھ چلتی پھرتی جابجا — تہ میں پانی کی اُدھر تاروں کا جھرمٹ سا لگا

ہوتی ہے ہر چیز گم اُس نغمۂ خاموش میں
آبی خلقت ہاں اچھلتی ہے تری آغوش میں

پچھلے شب جب تجھ پہ چلتی ہے نسیمِ خوش ادا — تیری لہروں کا ترنم کس قدر ہے فتنہ زا!

موسیقیت سے ہے پُر اُس وقت تیری سب فضا — اِک طلسمی کیفیت سی ہر طرف ہے رونما

روح کو بیدار کر کر گدگداتی ہے نسیم!

خفتہ کیا! مُردہ دلوں کو بھی جگاتی ہے نسیم!

"اِندر" جیسا ہوتا ہے آکر تیری گھر میں مہماں — دونوں ہو جاتے ہیں ملکر ایک قالب ایک جاں

"ایک اور اک گیارہ" کا مضمون ہوتا ہے عیاں — آبِ گنگا اور آبِ باراں کی ہیں یکساں

وصف تیرا ہو بیاں وہ ایسی روانی میں کہاں؟

بات جو ہے تیرے "جل" میں وہ ہر پانی میں کہاں؟

تیرے نظارہ سے کب تھکتی ہے زائر کی نظر؟ — صبح سے لے شام تک دیکھا کرے آٹھوں پہر

جب تصورِ خستہ جاں کا تجھ پہ ہوتا ہے گزر — یاد آجاتے ہیں اُن ایام کے شام و سحر

گھومتا رہتا تھا جب تیرے کنارے صبح و شام

تیری "ریتی" سے قدم ہٹنے کا کب لیتے تھے نام

گھم جاتا تھا کبھی بیٹھا کناروں پر ترے ۔۔۔ اور چڑھتا تھا کبھی اونچے کراروں پر ترے

سیر کرتا تھا کبھی گھنٹوں شکاروں پر ترے ۔۔۔ سر دھنا کرتا تھا پھر آبشاروں پر ترے

محو ہو کر تجھ میں گم ہوتا تھا لہروں میں تری

پا کے تجھ کو آپ کو کھوتا تھا لہروں میں تری

صبح تیری کیا سہانی شام کتنی دلفریب ۔۔۔ تجھ کو ہر منظر ملا قدرت سے کتنا دیدہ زیب

صنعت خیاطِ فطرت ہیں ترے دامان جیب ۔۔۔ چادرِ آب رواں سبزہ کی دھانی کریب

عظمت حق آشکارا ہے تری ہر شان سے

رحمت حق ہوتی ہے ظاہر تری ہر آن سے

تیری اپنی ایک دنیا تیرا اپنا اک جہاں ۔۔۔ نادری اس میں ہیں کتنی جیو جنتر ہیں نہاں

ہم لپیٹے ان کو تیری چادر آب رواں ۔۔۔ قلعہ سنگیں ہے ان کے واسطے آبی مکاں

تیرے دامن میں سُکھ چین سے یہ مالا مال ہیں

اپنی اپنی دھن میں ہیں سب کے جدا اشغال ہیں

فیض سے تیرے ہوئی کتنوں کی کبنہ پروری! کتنی سوکھی کھیتیاں تیری بدولت ہیں ہری!
خشک سالی میں ہے کتنی مغتنم تیری تری کیوں نہ ہو پھر سائے ریاؤں پہ چھکو تری

اپنی روزی کی معاون ہند کی "مایا" ہے تو
کیوں نہ کہیے فیض حق کا اک خنک سایا ہے تو

آسماں سے "امرت" آکر تیرے "جل" میں مل گیا چشمۂ آب بقا سے تیرا دامن سل گیا
روگ کا مارا جو کوئی تیری جانب ہل گیا گرتا پڑتا آیا تھا اچھوں میں وہ نہال گیا

آ گئے "جل" میں ترے اوصاف آخر یہ کہاں
کیا ہے کوہستاں میں کوئی چشمۂ حیواں نہاں

"گنگا مائی" تجھ کو کہتے ہیں ترے ہندی "سپوت" بولتے ہیں جو "تری" ہاں برہمن یا راجپوت
پاتے ہیں تیرے وسیلے سے وہ قوت لایموت "پھول" ہو کر بھی تری جل میں بہاتے ہیں "بھبوت"

ان کی دنیا عاقبت سب کچھ تری سینے میں ہے
دو جہاں کی دولت ان کو تیری گنجینے میں ہے

ں ترے "استھان" جو پریاگ، کاشی، ہردوار — جاتریوں کا ہیں مرجع تمام و صبح لیل و نہار

ہو نرالی سب سے لیکن تیری "تربینی" کی دھار — امتزاجِ نور و ظلمت جیسے ہو صبحِ بہار

چشمۂ اخضر جمن کا تیرے "نرمل جل" میں ہے

تین بچھڑی دھاروں کا "سنگم" ترے جل تھل میں ہے

کاش یونہی متحد ہندو مسلماں ہوں ترے — مل کے دونوں مثلِ دو قالب یکجاں ہوں ترے

رشتۂ الفت میں سفتہ دُرِ غلطاں ہوں ترے — دائمی پیوستہ یہ لبہائے خنداں ہوں ترے

آبِ زمزم تیرے "جل" میں مل کے دکھلائے جمال

پرچم ہندوستاں پر جمع ہوں سورج، ہلال

(مرتبہ چودھری محمد ابوالحسن صدیقی بیرسٹر ایٹ لا، ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی (علیگ) ایم آر اے ایس (لندن) ایڈوکیٹ بدایوں)

قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی صحیح اور مستند تاریخ

اسلامی فتوحات کے جنگی کارنامے، علمی، مالی و ملکی ترقی کے صحیح مفصل اور نہایت دلچسپ حالات

ماخوذ از

Gibbon's Decline & Fall of the Roman Empire

پیرایہ بیان نہایت دلکش، زبان نہایت شستہ، پاکیزہ اور رواں گبن ایک نہایت مشہور مستند اور بے تعصب یوروپین مورخ ہے اس کی مشہور اور مقبول تاریخی تصنیف کے ایک جز کو چودھری محمد ابوالحسن صدیقی نے اردو کا جامہ پہنا کر زبان کے علمی و تاریخی سرمایہ میں ایک بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ حالات و واقعات اس درجہ دلچسپ ہیں کہ ایک لائٹ لٹریچر پڑھنے والا بھی اس سے کافی حظ اٹھا سکتا ہے اور معلومات صحیح مزید براں انگریزی سے ناواقف یا انگریزی میں کم استعداد رکھنے والے اصحاب کے لیے ایک نایاب تحفہ ہے در طلبہ یوں کیلئے نہایت کارآمد کتاب طباعت نہایت اعلیٰ، کاغذ نہایت عمدہ حجم تقریباً ۱۹۲ صفحات قیمت ۸؎ (پانچ ہفتہ بعد مترجم سے طلب کیجئے اس اثنا میں جو فرمائشات آئینگی ان پر ۵۰ فی صدی رعایت ہوگی)